# 41643- میت کے عذاب میں تخفیف کے لیے قبر پر تازہ شاخ رکھنا

## سوال

میں نے ایک حدیث سنی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبروں پر تازہ شاخیں رکھی تھیں تاکہ قبر کے عذاب میں تخفیف اور کمی ہو، اور میں ایسا کرنے کی حکمت سے واقف نہیں، کیا ہمارے لیے بھی ایسا عمل کرنا مشروع ہے ؟

## پسندیدہ جواب

اول :

جی ہاں یہ ثابت ہے کہ نبیکریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمانے لگے :

"ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور یہ عذاب انہیں کسی بڑی چیز کی بنا پر نہیں.

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیوں نہیں، ان میں سے ایک تو غیبت اور چغلی کرتا تھا، اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا"

راوی بیان کرتے ہیں کہ : پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تازہ شاخ لی اور اسے دو حصے کر کے ہر ایک قبر پر گاڑھ دیا، اور پھر فرمایا :

"امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہیں ہونگی ان سے تخفیف اور کمی کی جائیگی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1378) صحیح مسلم حدیث نمبر (292).

اور یہ اس کی دلیل ہے کہ ہو سکتا ہے اس عذاب میں کمی اور تخفیف ہو جائے، لیکن اس تازہ شاخ کی عذاب کی تخفیف سے کیا مناسبت ہے ؟

اس کے جواب میں کئی ایک قول ہیں :

1- اس لیے کہ یہ دونوں تازہ شاخیں خشک ہونے تک اللہ تعالی کی تسبیح بیان کرتی ہیں، اور تسبیح و تحمید میت سے عذاب میں کمی کا باعث ہے، ہو سکتا ہے اس مستنبط علت سے یہ نکالا گیا ہے اور یہ بعید ہے کہ انسان کے لیے قبرستان جا کر قبروں کے پاس حمد و ثنا بیان کرنا مسنون ہے تاکہ میت کے عذاب میں تخفیف ہو.

2- اور بعض علماء کا کہنا ہے : یہ تعلیل ضعیف اور کمزور ہے، کیونکہ شاخ تو ہر حالت میں تسبیح بیان کرتی ہیں چاہے وہ تازہ ہو یا خشک، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{ساتوں آسمان اور اور زمین اور ان میں جو کچھ ہیں سب اس اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے، اور ہر چیز اللہ سبحانہ و تعالی کی تسبیح بیان کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے}. الاسراء ( 44).

اور یہ تو ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پتھر اور کنکریاں بھی تسبیح بیان کرتے تھے حالانکہ یہ خشک ہیں، تو پھر علت کیا ہوئی ؟

علت یہ ہے کہ :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی سے امید رکھی کہ جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہونگی ان کے عذاب میں کمی ہوگی، یعنی یہ مدت کوئی زیادہ اور لمبی نہیں یہ اس لیے کہ ان کے فعل کے اجتناب کرنے اور ڈرانے کے لیے کیونکہ ان کا فعل بڑا تھا جیسا کہ روایت میں آیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیونکہ نہیں یہ بڑا ہے"

ایک شخص تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا، اور جب پیشاب سے اجتناب نہ کیا تو اس نے نماز بغیر وضوء اور طہارت کیے ادا کی.

اور دوسرا چغلی اور غیبت کیا کرتا تھا، اللہ تعالی اس سے بچا کر رکھے، اور لوگوں کے درمیان عداوت و دشمنی اور بغض پیدا کرتا، تو یہ معاملہ بھی بڑا ہے.

اس حدیث کے معنی اور شرح میں یہی زیادہ اقرب ہے کہ یہ وقتی شفاعت تھی تا کہ اپنی امت کو اس سے بچنے کا کہا جائے، نہ کہ مستقل اور ہمیشہ کی شفاعت سے بخل.

دوم :

بعض علماء کرام اللہ انہیں معاف کرے کا کہنا ہے :

انسان کے لیے قبر پر تازہ شاخ یا چھڑی رکھنی مسنون ہے تا کہ اس کے عذاب میں تخفیف ہو، لیکن یہ استنباط بہت بعید ہے، اور ہمیں درج ذیل امور کی بنا پر ایسا کرنا جائز نہیں :

اول :

ہمارے لیے تو یہ منکشف نہیں ہوا کہ اس شخص کو عذاب ہو رہا ہے، بخلاف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بذریعہ وحی ان دونوں قبروں کی حالت کو منکشف کر دیا تھا.

دوم :

جب ہم ایسا کرتے ہیں تو ہم نے میت کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا، کیونکہ ہم نے اس کے بارہ میں غلط گمان اور ظن سوء رکھا کہ اسے عذاب ہو رہا ہے، حالانکہ ہمیں کیا علم کہ اسے عذاب کی بجائے نعمتیں دی جا رہی ہوں، ہو سکتا ہے یہ میت ان میں سے ہو جن پر اللہ تعالی نے مغفرت کے بہت سارے اسباب میں سے کسی سبب کے باعث موت سے قبل ہی مغفرت و بخشش کا انعام کر دیا ہو، اور جب اسے موت آئی تو رب العباد نے اسے معاف کر دیا ہو، تو اس طرح وہ عذاب کا مستحق ہی نہیں رہتا.

سوم :

یہ استنباط سلف صالح رحمہم اللہ کے طریقہ کے خلاف ہے، چنانچہ یہ عمل سلف رحمہم اللہ کے طریقہ اور سنن میں شامل نہیں تھا، حالانکہ وہ لوگ تو سب لوگوں سے زیادہ شریعت کا علم رکھنے والے تھے.

چہارم :

اللہ سبحانہ وتعالی نے ہمارے لیے اس سے بھی بہتر چیز بیان کی ہے وہ یہ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میت دفن کرنے سے فارغ ہوتے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے :

"اپنے بھائی کے لیے بخشش و مغفرت طلب کرو، اور اس کی ثابت قدمی کی دعا کرو، کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جا رہا ہے" انتہی

ماخوذ از: فتاوی الشیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ (30/2) کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

واللہ اعلم.